

## 128635-ایک خیراتی ادارے کے ملازمین "وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" کی مدیں زکاۃ وصول کر سکتے ہیں؟

سوال

سوال : جبیل ٹرست برائے خواتین کو قرآن مجید میں مذکور آئٹھ مصارف زکاۃ کے مطابق مستحبین تک پہنچانے کیلئے زکاۃ کی رقم موصول ہوتی ہیں، لیکن بسا وقات ٹرست کو مالی بحران کا سامنا ہوتا ہے تو کیا اس ٹرست میں ملازمت کرنے والی خواتین کو اس زکاۃ میں سے تنخواہ دی جا سکتی ہے، کہ وہ بھی "وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" کے ضمن میں شامل ہیں؟

پسندیدہ جواب

"وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" سے مراد فرمان باری تعالیٰ :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤْمِنِّ فَلَوْ بَعْضُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِبِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ)

ترجمہ : [اتوبہ: 60] اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے زکاۃ جمع کر کے زکاۃ کے مستحبین میں تقسیم کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے، چنانچہ اس ضمن میں محرر، اور مشی وغیرہ سب لوگ شامل ہیں۔

نووی رحمہ اللہ "المجموع" (165/6) میں کہتے ہیں :

"شافعی اور ان کے شاگرد اس بات کے قائل ہیں کہ : اگر زکاۃ کا مالک خود ہی زکاۃ تقسیم کرے، یا اس کی ذمہ داری زکاۃ تقسیم کرنے والے کی طرف لکائی گئی ہو تو اسے "وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" کی مد میں کچھ نہیں ملے گا، چنانچہ آئٹھ میں سے بقیہ سات مصارف میں زکاۃ تقسیم ہوگی، اگر سب موجود نہ ہوں تو دستیاب مصارف میں زکاۃ تقسیم کی جائے گی" اتنی

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"زکاۃ جمع کرنے والے کارندوں سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے زکاۃ جمع کرنے پر مأمور کیا جائے، اور وہ دور دراز کے علاقوں میں جہاں بھی زکاۃ ادا کرنے والے موجود ہوں ان کے پاس سفر کر کے جائیں اور ان سے زکاۃ وصول کریں، چنانچہ "وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" میں وہ لوگ ہیں جو زکاۃ جمع کرتے ہیں یا زکاۃ کے محافظ میں یا اپنی نگرانی میں اسے تقسیم کرتے ہیں، انہیں ان کے کام اور محنت کے مطابق حکمران کی صوابید کے مطابق دیا جائے گا" اتنی مختصر ا

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (14/14)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں حکومت یا حکمران کا نائب زکاۃ ادا کرنے کی ذمہ داری سونپے، تو یہ لوگ "وَالْعَالِمِينَ عَلَيْهَا" کا مصدق بنتیں گے، یعنی انہیں زکاۃ پر مأمور کیا گیا ہے۔

لیکن اگر کوئی مالدار شخص کسی کو کے : "یہ میری زکاۃ ہے اور غریبوں میں اسے تقسیم کردو" تو یہ شخص زکاۃ ادا کرنے والے کا نائب ہے، زکاۃ پر مأمور نہیں ہے "اتنی فتاویٰ نور علی الدرب" (206/29)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

کیا کسی خیراتی ادارے میں کام کرنے والے لوگوں کو زکاۃ کا مال دیا جائے گا؟  
تو انہوں نے جواب دیا:

اگر حکومت کی طرف سے ان کی ذمہ داری لگائی جائے تو لے سکتے ہیں۔

سائل: خیراتی ادارے کے محااسب کو ملنے والی تنخواہ اس کیلئے کافی نہیں ہے؟

شیخ: جب تک حکومت کی طرف سے اس کی تعین نہ ہو اس وقت تک "وَالْعَالَمِينَ عَلَيْنَا" کی مدین زکاۃ نہیں لے سکتے، یہی وجہ ہے کہ اس میں حرف جر: "عَلَيْهَا" استعمال ہوا ہے، "فِيهَا" استعمال نہیں ہوا، یعنی انہیں اسی وقت دیا جائے گا جب انہیں حکومت کی طرف سے زکاۃ پر مامور کیا جائے، وگرنہ انہیں "وَالْعَالَمِينَ عَلَيْنَا" کی مدین کچھ نہیں ملے گا" انتہی "لقاء الباب المفتوح" (141/13)

چنانچہ اگر کوئی خیراتی ادارہ اپنی طرف سے کچھ ملازمین کی اس کام پر ذمہ دوئی لگائے تو ایسے لوگوں کو یا تو بغیر کسی معاوضے کے زکاۃ جمع کرنے کا کام کرنا چاہیے، یا پھر انہیں یہ ادارہ اپنی طرف سے تنخواہیں دے، چاہے وہ ادارے کو ملنے والے عام صدقات و عطیات میں سے ہو یا زکاۃ سے ہٹ کر دیگر ذرائع آمدن سے، چنانچہ انہیں "وَالْعَالَمِينَ عَلَيْنَا" کی مدین کچھ نہیں ملے گا۔

شیخ ابن شیعیں رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"ہمیں فضیلۃ الشیخ سے ان سوالوں کے جوابات چاہیں ان کا تعلق شادی کیلئے قرض فراہم کرنے والی کمیٹی سے ہے، اس کمیٹی کو زکاۃ اور عام صدقات موصول ہوتے ہیں جنہیں عطیات کرنے والوں نے کسی مدلیلے منحصر نہیں کیا ہوتا، تو کیا ان رقوم کو کمیٹی کے ملازمین کی تنخواہوں اور کام کو جاری رکھنے کیلئے آنے والے دیگر اخراجات میں صرف کیا جاستا ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"میرے نزدیک ان ملازمین میں "وَالْعَالَمِينَ عَلَيْنَا" کی مدین زکاۃ صرف نہیں کی جا سکتی؛ کیونکہ وہ ان میں شامل ہی نہیں ہیں، البتہ انہیں عام صدقات، عطیات سے دیا جاستا ہے جس کا تعلق زکاۃ سے نہیں ہے" انتہی  
"مجموع الفتاوی" (13/1577)

واللہ اعلم.